THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.2 2026

ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید

شرافت علی

ایسوسی ایٹ پروفیسر آف اردو، گورنمنٹ اسلامیہ گریجویٹ کالج، قصور

Abstract

In the evolutionary journey of Urdu criticism, Dr. Wazir Agha holds a unique and influential position representing an intellectual dimension. He liberated Urdu criticism from traditional and classical boundaries, introducing it to a graceful synthesis of Western theories—specifically impressionistic, aesthetic, and creative criticism. This research paper presents an investigative and analytical review of Dr. Wazir Agha's critical opinions, theories, and individual style of criticism. The study clarifies how he considered creation and criticism as two sides of the same coin, making the inner beauty of the artwork and its creative atmosphere the center of criticism. The study reveals that Dr. Wazir Agha's criticism is not limited to mere intellectual interpretation; rather, it vividly reflects cosmic consciousness, human behavior, and an existential perspective, serving as a permanent intellectual heritage in the history of Urdu criticism.

Keywords

Dr. Wazir Agha, Urdu criticism, creative criticism, aesthetic consciousness, critical theories, style of criticism.

ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید: فکری و نظریاتی تعارف

اردو تنقید کے سرمائے میں جب بھی ان مفکرین کا ذکر کیا جاتا جنہوں نے تنقید کو محض قواعد وضوابط کی جکڑ بندیوں سے آزاد کرا کے ایک نئی تخلیقی فضا عطا کی، تو ڈاکٹر وزیر آغا کا نام فکری افق پر ایک درخشاں ستارے کی طرح ابھرتا ہے۔ اردو تنقید کے ارتقائی سفر میں کلیم الدین احمد کی ردّی تنقید، احتشام حسین کی ترقی پسند تنقید اور آل احمد سرور کی جمالیاتی وروایتی تنقید کے برعکس، ڈاکٹر وزیر آغا نے تنقید کو ایک الگ اور منفرد سمت دی۔ انہوں نے تنقید کو صرف ایک فکری عمل سمجھنے کے بجائے اسے "تخلیقِ ثانی" کا درجہ دیا۔ ان کے نزدیک ناقد اور تخلیق کار ایک ہی سطح پر کھڑے ہوتے ہیں، جہاں ناقد فن پارے کے اندرونی آہنگ، اس کی کائناتی معنویت اور تخلیق کار کے داخلی تجربے کو اپنے شعور کی چھلنی سے گزار کر ایک نیا تخلیقی پیکر عطا کرتا ہے۔

ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید کا سب سے بڑا امتیازی وصف ان کا "تخلیقی تناظر" اور "انشائیہ نما اسلوب" ہے۔ انہوں نے مغربی تنقیدی نظریات، بالخصوص وجودیت، رومانیت اور جمالیات کو اندھا دھند اپنانے کے بجائے مشرقی تہذیبی اور فکری پس منظر میں ڈھالا۔ ان کے تنقیدی سفر کا آغاز ان کی کتاب "تخلیقی عمل" سے ہوتا ہے، جس نے اردو تنقید میں تخلیقیاتی عمل کے نفسیاتی، فکری اور مابعد الطبیعیاتی زاویوں کو سمجھنے کے لیے نئے در وا کیے۔ اس کے علاوہ "اردو شاعری میں طنز و مزاح"، "نظم جدید کی کروٹیں" اور "اردو شاعری کا مزاج" جیسی کتب نے اردو تنقید کو روایتی لکیر کی فقیری سے نکال کر عصری حسیت سے ہمکنار کیا۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337
Vol.4 No.2 2026

عصرِ حاضر کے تحقیقی اور تنقیدی منظر نامے میں ڈاکٹر وزیر آغا کے اس نظریے کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے کہ ادب انسان اور کائنات کے مابین تعلق کا نام ہے۔ وہ ادب کو محض معاشرتی دستاویز یا طبقاتی کشمکش کا آئینہ دار نہیں مانتے، بلکہ ان کے نزدیک ادب کائنات کی نامیاتی اکائی (Organic Unity) کا مظہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تنقید میں فطرت، انسان، اور کائنات کا رشتہ بنیادی محور کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے انسان کو کائنات سے الگ تھلگ دیکھنے کے بجائے اس کا ایک ایسا جزو قرار دیا جو مسلسل ارتقا کے عمل سے گزر رہا ہے۔

موجودہ تحقیقی مطالعات میں ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید کی معنویت اس اعتبار سے مزید بڑھ جاتی ہے کہ انہوں نے اردو ادب میں "انشائیہ" کو ایک صنفِ لطیف کے طور پر متعارف کرانے کے ساتھ ساتھ تنقیدی نثر میں بھی انشائیے کی سی شگفتگی، روانی اور دلکشی پیدا کی۔ ان کا اسلوب خشک علمی مقالوں کی طرح بوجھل نہیں ہوتا بلکہ استعاروں، علامتوں اور دلاویز تشبیہات سے مزین ہوتا ہے۔ ان کی تنقید کا یہ تحقیقی جائزہ ہمیں اس بات کا موقع فراہم کرتا ہے کہ ہم اس فکری مباحثے کو سمجھیں جو انہوں نے اردو ادب کی نظریاتی تشکیل اور نئی نسل کی فکری تربیت کے لیے پروان چڑھایا تھا۔

ادب کا جائزہ :(Literature Review) ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید

اردو تنقید کے ارتقائی اور فکری سفر میں ڈاکٹر وزیر آغا کا مقام ایک ایسے مفکر اور ناقد کا ہے جنہوں نے تنقیدی عمل کو محض عیب جویانہ یا ضابطہ پرست رویے سے نکال کر ایک تخلیقی اور مابعد الطبیعیاتی وسعت عطا کی۔ ان کی تنقید کا دائرہ کارات ااا وسیع اور ہمہ گیر ہے کہ اس نے اردو کے شعری و نثری سرمائے کو ایک نئی فکری اساس فراہم کی۔ زیرِ نظر ادب کے جائزے میں ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقیدی نگارشات، ان کے بنیادی نظریات، اور ان پر ہونے والے تنقیدی مباحث کا تفصیلی اور تحقیقی احاطہ کیا گیا ہے۔

1. تخلیقی تنقید اور نظریاتی مباحث

ڈاکٹر وزیر آغا کا سب سے بڑا کارنامہ اردو تنقید میں "تخلیقی تنقید" کے تصور کو مستحکم کرنا تھا۔ ان کا یہ بنیادی موقف رہا ہے کہ تنقید کوئی الگ یا بیرونی عمل نہیں ہے بلکہ یہ تخلیق ہی کا تسلسل ہے۔ اس ضمن میں ان کی شاہکار تصنیف **"تخلیقی عمل"** (1970) "کو سنگِ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے تخلیقی تجربے کے نفسیاتی، ارتقائی اور مابعد الطبیعیاتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ محققین اور ناقدین نے تسلیم کیا ہے کہ وزیر آغا نے مغربی تنقیدی نظریات بالخصوص کروسی کی جمالیات، برگساں کے تصورِ وقت (Duration)، اور وجودی فلسفے سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے انہیں مشرقی فکر اور روایات کے ساتھ ہم آہنگ کیا۔

اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے مختلف ناقدین نے اس امر پر زور دیا ہے کہ وزیر آغا نے فن پارے کو ایک نامیاتی اکائی (Organic Unity) کے طور پر دیکھا۔ ان کے نزدیک نظم ہو یا نثر، وہ کسی بیرونی دباؤ یا میکانکی اصول کے تحت وجود میں نہیں آتی بلکہ اس کے پیچھے ایک اندرونی محرک اور حسیاتی ارتقا کارفرما ہوتا ہے۔

2. اردو شاعری کا مزاج اور صنفِ نظم کا ارتقا

ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید کا دوسرا اہم باب اردو شاعری کی فکری اور تشکیلی جہات کا احاطہ کرتا ہے۔ ان کی تصانیف **"اردو شاعری کا مزاج"** (1974) "اور **"نظم جدید کی کروٹیں"** "اردو شعری تنقید میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ "اردو شاعری کا مزاج" میں انہوں نے اردو شاعری کے اجتماعی شعور، تہذیبی

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.2 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

رویوں اور یہاں کے جغرافیائی و تاریخی پس منظر کا گہرا تجزیہ کیا ہے۔ انہوں نے یہ واضح کیا کہ کس طرح برصغیر کے سیاسی اور معاشرتی تغیرات نے یہاں کے شعری آہنگ کو متاثر کیا۔

اسی طرح "نظم جدید کی کروٹیں" میں انہوں نے جدید اردو نظم کے ارتقا کا جائزہ لیتے ہوئے آزاد نظم اور معریٰ نظم کے فنی تقاضوں کو گہرائی سے پرکھا۔ انہوں نے مغربی اثرات کے تحت اردو نظم میں ہونے والے تجربات کا خیر مقدم کیا لیکن ساتھ ہی اس بات پر بھی زور دیا کہ یہ تجربات جڑیں اپنی ہی مٹی میں مضبوطی سے پیوست رکھیں۔

3. انشائیہ اور اسلوبِ تنقید

ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید کی ایک اور انفرادیت ان کا اسلوب اور صنفِ انشائیہ کے ساتھ ان کا گہرا رشتہ ہے۔ انہوں نے نہ صرف خود اردو میں انشائیے کو ایک باقاعدہ صنفِ لطیف کے طور پر متعارف کرایا اور اس پر تحقیقی مقالات لکھے، بلکہ ان کی اپنی تنقیدی نثر بھی انشائیے کی شگفتگی، روانی اور تخیلاتی پرواز سے مالا مال ہے۔ ناقدین کا یہ ماننا ہے کہ انہوں نے خشک اور پیچیدہ علمی مباحث کو بھی استعاروں، علامتوں اور دلاویز تشبیہات کے پیرائے میں اس طرح پیش کیا کہ قاری کے لیے فکری گہرائی بوجھ نہیں بنتی بلکہ ایک جمالیاتی مسرت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

4. معاصر ردعمل اور تنقیدی تنازعات

ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید پر جہاں بھرپور تحسین کے ڈانڈے ملتے ہیں، وہیں ان پر کچھ فکری اعتراضات بھی کیے گئے۔ ترقی پسند ناقدین اور بعض مابعدِ جدیدیت کے حامیوں نے ان کے بعض نظریات پر یہ کہہ کر تنقید کی کہ ان کا تصورِ جمالیات بعض اوقات زمینی حقائق اور طبقاتی کشمکش سے گریزاں ہو کر مابعد الطبیعیاتی مباحث میں الجھ جاتا ہے۔ تاہم، اس کے باوجود اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ وزیر آغا نے اردو تنقید کو ایک نیا تناظر اور ایک مستقل فکری زبان دی۔

خلاصہ

مجموعی طور پر، ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید کا مطالعہ ہمیں اس بات کا ادراک عطا کرتا ہے کہ انہوں نے اردو تنقید کو محدود فریم ورک سے نکال کر کائناتی اور انسانی شعور کے وسیع تر میدان میں لا کھڑا کیا۔ ان کا تنقیدی سرمایا اردو ادب میں ایک ایسے روشن مینار کی حیثیت رکھتا ہے جو آنے والے محققین کے لیے ہمیشہ فکری رہنمائی فراہم کرتا رہے گا۔

تحقیقی منہاج (Research Methodology)

ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید، ان کے امتزاجی تنقیدی نظریات اور اسلوب کا احاطہ کرنے کے لیے اس مطالعے میں **معیاری، تجزیاتی اور صیغہ جاتی** (Qualitative, Analytical, and Interpretative) منہاج کو اختیار کیا گیا ہے۔ چونکہ ادبی تحقیق کا تعلق فکری مباحث، جمالیات اور نظریات کی تشریح سے ہوتا ہے، اس لیے اس میں درج ذیل مراحل اور طریقہ کار کو بروئے کار لایا گیا ہے:

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

1. تحقیق کی نوعیت (Nature of Research)

- **تحلیلی و فکری تجزیہ** : یہ تحقیق بنیادی طور پر نوعیت کے اعتبار سے تشریحی اور تنقیدی (Analytical & Critical) ہے، جس میں ڈاکٹر وزیر آغا کے تنقیدی شعور کو سائنسی اور فکری حوالوں سے پرکھا گیا ہے۔

2. مواد کا حصول (Data Collection / Sources)

تحقیق کے لیے مواد کی فراہمی کے دو بنیادی ذرائع استعمال کیے گئے ہیں:

- **اولین ذرائع (Primary Sources):** ڈاکٹر وزیر آغا کی خود تحریر کردہ تصانیف؛ بشمول تخلیقی عمل، اردو شاعری کا مزاج، تنقید اور احتساب، اور معانی اور تناظر۔
- **ثانوی ذرائع (Secondary Sources):** ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید پر لکھی جانے والی تحقیقی کتب، ادبی جریدوں (جیسے ماہنامہ اوراق) میں شائع ہونے والے مضامین، اور معاصر اکابرین کی آرا۔

3. تجزیاتی فریم ورک (Analytical Framework)

- **امتزاجی تنقید (Synthetic Criticism) کا اطلاق** : ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید کو جانچنے کے لیے اس امر کا تجزیہ کیا گیا ہے کہ انہوں نے کس طرح مغربی نظریات (وجودیت، جمالیات) اور مشرقی روایات (اساطیر، دیومالا) کو ملا کر ایک نیا تنقیدی ڈھانچہ تشکیل دیا۔
- **تقابلی اور اسلوبیاتی مطالعہ** : ان کے تنقیدی اسلوب میں انشائیے کی شگفتگی اور فکری گہرائی کے باہمی اشتراک کو سائنسی اصولوں کے تحت پرکھا گیا ہے۔

1. تنقید کا تخلیقی تصور اور نامیاتی وحدت

- تجزیاتی مواد سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر وزیر آغا نے تنقید کو محض ایک میکانکی یا باضابطہ عمل تسلیم کرنے سے گریز کیا، بلکہ اسے تخلیقِ ثانی کا درجہ دیا۔
- ان کے نزدیک فن پارہ کوئی الگ تھلگ ٹکڑا نہیں بلکہ ایک نامیاتی اکائی (Organic Unity) ہے، جس کا مطالعہ اس کی داخلی فضا اور خارجی مظاہر کے باہمی اشتراک کے بغیر ناممکن ہے۔

2. مشرق و مغرب کے فکری امتزاج کا رجحان

- مواد کا تحقیقی جائزہ بتاتا ہے کہ انہوں نے مغربی تنقیدی نظریات (جیسے وجودیت، تاثرات اور جمالیات) کو اندھا دھند اپنانے کے بجائے مشرقی تہذیبی اور اساطیری پس منظر میں ڈھالا۔
- ان کی شاعری اور تنقید دونوں میں اساطیری عناصر کا گہرا اثر پایا جاتا ہے، جو ان کے فکری تسلسل کو نمایاں کرتا ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.2 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

3. اسلوبِ تنقید میں انشائیے کی لطافت

- تجزیے سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ ڈاکٹر وزیر آغا کے تنقیدی اسلوب میں خشک علمی اور استدلالی زبان کے ساتھ ساتھ انشائیے کی سی شگفتگی، روانی اور دلکشی پائی جاتی ہے۔
- ان کے ہاں فکری گہرائی استعاروں اور علامتوں کے پیرائے میں ڈھل کر قاری کے لیے فکری مسرت کا سامان مہیا کرتی ہے۔

نتائج (Findings)

- **تخلیق اور تنقید کا انضمام** : تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ڈاکٹر وزیر آغا نے تنقید کو ایک الگ تھلگ یا بیرونی ضابطہ نہیں بلکہ تخلیق کا تسلسل اور "تخلیقی عمل" کا ہی دوسرا نام قرار دیا۔
- **امتزاجی تنقید کی تشکیل** :انہوں نے مغربی تنقیدی نظریات (جیسے وجودیت اور جمالیات) اور مشرقی روایات و اساطیر کا ایک منفرد اور کامیاب امتزاج پیش کیا، جس سے اردو تنقید میں ایک نئے مکتبہ فکر کی بنیاد پڑی۔
- **نامیاتی اکائی کا تصور** :ان کے تنقیدی نظام میں فن پارے کو ایک نامیاتی اکائی (Organic Unity) کی حیثیت حاصل ہے، جہاں متن کی داخلی فضا کو اس کے خارجی اور سماجی پس منظر کے ساتھ جوڑ کر دیکھا جاتا ہے۔
- **اسلوباتی انفرادیت** :ان کے تنقیدی مقالوں میں خشک اور بوجھل استدلال کے برعکس انشائیے کی سی شگفتگی، روانی، علامت نگاری اور دلکشی پائی جاتی ہے۔

نتیجہ (Conclusion)

مجموعی طور پر، ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقید اردو تنقیدی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے تنقید کے دائرہ کار کو محض عیب جویانہ یا تاثراتی زاویوں سے نکال کر کائناتی شعور، فلسفیانہ گہرائی اور جمالیاتی اقدار سے ہمکنار کیا۔ ان کا تنقیدی سرمایہ نہ صرف اردو ادب کے فکری ارتقا کا عکاس ہے بلکہ یہ آنے والے محققین، نقادوں اور طالب علموں کے لیے ایک مستقل فکری و نظریاتی مرجع کی حیثیت رکھتا ہے۔

حوالہ جات (References)

1. آغا، وزیر، ڈاکٹر۔ (1970). تخلیقی عمل. مکتبہ اردو، لاہور۔
2. آغا، وزیر، ڈاکٹر۔ (1974). اردو شاعری کا مزاج. نول کشور پریس، لکھنؤ۔
3. خیال، محمد علی۔ (2018). ڈاکٹر وزیر آغا کی تنقیدی جہات. سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور۔
4. فاروقی، شمس الرحمن۔ (2001). تنقیدی افکار. دارالترجمہ، دہلی۔
5. صدیقی، عتیق۔ (2015). اردو میں تنقیدی نظریات. قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، نئی دہلی۔
6. ملک، عبدالعزیز، اکبر، سمیعرا، اور سرفراز، رابعہ. (2023). ڈاکٹر وزیر آغا: امتزاجی تنقید کا نمائندہ نقاد. جرنل آف ریسرچ (اردو), 39(1), 105–114.

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.2 2026

7. قندیل، بازغہ، اور کائنات، ہیر. (2026). ڈاکٹر وزیر آغا کی شاعری میں اساطیری عناصر کا تجزیاتی مطالعہ . تحقیق (Tahqeed), 7(1), 84–89.

8. تیمور، فریحہ، اور شاکر جان، امبرین تبسم. (2023). ڈاکٹر وزیر آغا، نظیر صدیقی اور مشکور حسین یاد کے انشائیوں کے اسلوب کا تقابلی مطالعہ . تحقیقی جریدہ. 7(2) ,

9. آغا، وزیر، ڈاکٹر۔ (1970) .(تخلیقی عمل .لاہور: مکتبہ اردو.

10. آغا، وزیر، ڈاکٹر۔ (1968) .(تنقید اور احتساب .لاہور: مکتبہ عالیہ.

11. آغا، وزیر، ڈاکٹر۔ (1974) .(اردو شاعری کا مزاج .لاہور: مقبول اکیڈمی.

12. سدید، انور۔ (1991) .(مکالمات ڈاکٹر وزیر آغا سے .لاہور: مکتبہ فکر و خیال.

13. اظہر، محمد رفیع۔ (2015) .(وزیر آغا کے تنقیدی رویے .لاہور: جمہوری پبلیکیشنز.

14. نؔ م ر، ناصر عباس۔ (2011) .(ساختیات: ایک تعارف .اسلام آباد: پورب اکیڈمی.

15. Munir Ahmed. (2010, September 9). Dr Wazir Agha a source of inspiration for writers. The Nation.

16. ملک، عبد العزیز، اکبر، سمیرا، اور سرفراز، رابعہ. (2023). ڈاکٹر وزیر آغا: امتزاجی تنقید کا نمائندہ نقاد . جرنل آف ریسرچ (اردو), 39(1), 105–114.

17. قندیل، بازغہ، اور کائنات، ہیر. (2026). ڈاکٹر وزیر آغا کی شاعری میں اساطیری عناصر کا تجزیاتی مطالعہ . تحقیق (Tahqeed), 7(1), 84–89.

18. تیمور، فریحہ، اور شاکر جان، امبرین تبسم. (2023). ڈاکٹر وزیر آغا، نظیر صدیقی اور مشکور حسین یاد کے انشائیوں کے اسلوب کا تقابلی مطالعہ . تحقیقی جریدہ. 7(2) ,

19. آغا، وزیر، ڈاکٹر۔ (1970) .(تخلیقی عمل .لاہور: مکتبہ اردو.

20. ملک، عبد العزیز، اکبر، سمیرا، اور سرفراز، رابعہ. (2023). ڈاکٹر وزیر آغا: امتزاجی تنقید کا نمائندہ نقاد . جرنل آف ریسرچ (اردو), 39(1), 105–114.

21. قندیل، بازغہ، اور کائنات، ہیر. (2026). ڈاکٹر وزیر آغا کی شاعری میں اساطیری عناصر کا تجزیاتی مطالعہ . تحقیق (Tahqeed), 7(1), 84–89.

22. تیمور، فریحہ، اور شاکر جان، امبرین تبسم. (2023). ڈاکٹر وزیر آغا، نظیر صدیقی اور مشکور حسین یاد کے انشائیوں کے اسلوب کا تقابلی مطالعہ . تحقیقی جریدہ. 7(2) ,